پاکستانی قومیت

ڈاکٹر سید عبداللہ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نہج	ڈھنگ، طور، طریقہ	بُوجھ بجھارت	پہیلی بجھوانا
شرمندہ تعبیر ہونا	جس کی کوئی تعبیر ہو م جس ہر عمل ہو سکے	محرر	تحریر کرنے والا
حجت بازی	تکرار کرنا، جھگڑا کرنا	محمول کرنا	گمان کرنا، خیال کرنا
نسلی تعصب	قومیت کی بنیاد پر طرف داری	شیرازہ منتشر کرنا	انتظام درہم برہم کرنا

مشق

سوال نمبر۱۔ صحیح یا غلط پر نشان لگائیں۔

(الف) پاکستان کے بعض خطوں کی تحریک دراصل نسلی تحریک ہے۔(ص/غ)

(ب) پاکستانی قومیت بالکل غیر واضح چیز ہے۔ (ص/غ)

(ج) پاکستانی قومیت کی اب پھر تعریف پوچھی جانے لگی ہے۔ (ص/غ)

(د) مسلمان اپنی تہذیب اور زندگی کے نقطہ نظر کو چھوڑنے کے لیے تیار تھے (ص/غ)

(ہ) اقبال، عقائد اور وطن کی وحدت میں گہرا عقیدہ رکھتے تھے۔ (ص/غ)

جوابات: (ا) صحیح (ب) غلط (ج) صحیح (د) غلط (ہ) صحیح

سوال نمبر۲۔ درج ذیل الفاظ تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

متحدہ قومیت۔ حجت بازی۔ مستحکم۔ نقطۂ نظر۔ شکوک و شبہات۔ تہذیبی وراثت۔ نیک نیتی۔

الفاظ و تراکیب	جملے
متحدہ قومیت	مسلمانوں نے برصغیر میں رہ کر ایک متحدہ قومیت کی وجہ سے پاکستان حاصل کیا۔
حجت بازی	بلاوجہ حجت بازی سے پرہیز کرنا چاہیے۔
مستحکم	پاکستان کو مستحکم بنانے کے لیے ہمیں سخت محنت کی ضرورت ہے۔
تہذیبی وراثت	ہمیں اپنی تہذیبی وراثت کا تحفظ کرنا چاہیے۔
نیک نیتی	ہمارا ہر عمل نیک نیتی پر مبنی ہونا چاہیے۔

سوال نمبر۳۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے پاکستانی قومیت کا جو مسئلہ بیان کیا ہے، آپ اس سے کس حد تک متفق ہیں؟

جواب: ڈاکٹر سید عبداللہ نے پاکستانی قومیت کا جو مسئلہ بیان کی ہے ہم اس سے بڑی حد تک متفق ہیں کیونکہ ڈاکٹر سید عبداللہ نے کسی لسانی اور علاقائی تعصب سے بے نیاز ہو کر اہل پاکستان پر واضح کیاہ کہ ہم سب ایک قوم ہی اور مختلف زبانیں اور مختلف علاقے اگر ترقی کرتے ہیں تو دراصل یہ پاکستانی قومیت کی ترقی ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب یہ قومیت نسلی اور لسانی تعصبات سے بالاتر ہو کر اس کے اصل نظریے کو پروان چڑھائیں۔

سوال نمبر۴۔ قومیت اور علاقیت کے مابین، جو امتیاز مصنف نے واضح کیا ہے، اُسے اپنے لفظوں میں لکھیں۔

جواب: مصنف ڈاکٹر سید عبداللہ کے مطابق قومیت ایک اعلی چیز ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہم پاکستانی بہت ترقی کر سکتے ہیں لیکن اس کے برعکس علاقایت قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کر دیتی ہے اور لاتعداد تعصبات کو جنم دیتی ہے۔ اس لیے تمام پاکستانیوں کو اپن قوم کے وسیع تر مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے علاقایت کو چھوڑ دینا چاہیے۔ ہم اس وقت ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہم لسانی، صوبائی اور علاقائی قومیت کی سوچ سے چھٹکارہ حاصل نہ کر لیں۔

سوال نمبر۵۔ خالی جگہیں اصل متن کے مطابق پُر کریں۔

(الف) جن کے تصورات کو میں <u>بدنیتی</u> پر محمول نہیں کرتا۔

(ب) پاکستان کے لیے جدا قومیت کا جو <u>سوال</u> اٹھایا جاتا ہے۔

(ج) جس کی کسی نے <u>پہچان</u> کرادی تھی۔

(د) پاکستانی <u>**قومیت**</u> بالکل واضح چیز ہے۔

(ہ) قوم کو ابھی خود بھی معلوم نہیں کہ ہم <u>قوم</u> بھی ہیں یا نہیں۔

سوال نمبر۶۔ متعلق فعل کیا ہوتا ہے؟ فعل، فاعل، اور مفعول کی مناسبت سے کیسے تبدیل ہوتا ہے؟

جواب: فعل اپنے فاعل اور مفعول کی مناسبت سے مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت تبدیل ہوتا ہے۔

<u>فعل فاعل کی مناسبت سے:</u>

۱) اگر کسی جملے میں فعل لازم آئے تو فعل ہمیشہ اپنے فاعل کے مطابق مذکر و مونث یا واحد، جمع میں بدلے گا۔

جیسے: سلیم گیا، ثناء آئی، بچے کھیلتے ہیں، بچہ کھیلتا ہے وغیرہ۔

۲) اگر فعل متعدی ہو اور اس کے ساتھ علامت "نے" لگی ہو تو اس صورت میں فعل اپنے فاعل کے بجائے مفعول کے مطابق بدلے گا۔ جیسے: سمیع اللہ نے کھانا کھایا، اور علی نے ہاتھ دھوے وغیرہ۔

۳) جب کسی جملے میں فاعل ایک سے زیادہ ہوں تو فعل کی تذکیر و تانیث یا واحد جمع آخری فاعل کے مطابق بدل لیں۔

جیسے: بچے اور بچیاں جا چکی تھیں۔ کتابیں اور قلم گر گیا۔

۴) اگر دو فاعل حروف عطف کے ذریعے ملے ہوں تو انسان ہو تو فعل جمع آئے گا۔ جیسے فاطمہ اور عائشہ گھر چلی گییں اور اگر دونوں فاعل انسان نہ ہوں تو فعل واحد آئے گا۔

جیسے: بچھو اور سانپ مر گیا۔

۵) فاعل کی تعظیم (عزت) کے لیے استعمال ہونے والے فقروں میں فعل ہمیشہ جمع کی صورت میں آئے گا۔

جیسے: ابا جان گھر آ گیے ہیں۔ کیا آپ بیمار ہیں؟

<u>فعل، مفعول کی مناسبت سے:</u>

۱) کسی جملے میں فعل، مفعول کے واحد یا جمع ہونے کی مناسبت سے بدلتا ہے یعنی اگر مفعول واحد ہے تو فعل واحد آئے گا اور اگر مفعول جمع ہے تو فعل بھی جمع آئے گا۔

جیسے: i) علی نے جوتا اُتارا ii) میں نے برتن دھوے

۲) اسی طرح کسی جملے میں فعل کو مذکر یا مونث میں درج بالا اُصول کے تحت ہی بدلا جائے گا۔

۳) جب جملے می دو مفعول آیں اور دونوں مذکر ہوں تو فعل مذکر آئے گا۔ جیسے: پینسل اور ربڑ کھو گیا۔

اسی طرح اگر دونوں مفعولوں میں پہلا مذکر اور دوسرا مونث ہو تو فعل مونث آئے گا۔ جیسے: موم بتی اور دیا بجھ گیے۔

۴) کسی جملے میں اگر فعل مجہول پایا جائے تو اس کا فعل اپنے مفعول کے مطابق مذکر، مونث یا واحد جمع میں تبدیل ہو گا۔

جیسے: i) ٹیبل رکھا گیا (مذکر) ii) کرسی رکھی گی (مونث)

iii) خط لکھا تھا (واحد) iv) پیپر لکھے تھے (جمع)